لاہور اجتماع کا مشترکہ اعلامیہ

بروز بدھ 28 ربیع الثانی 1431ھ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام جامعہ اشرفیہ لاہور میں ایک چار روزہ اجتماع منعقد ہوا، جس میں ملک بھر سے آئے ہوئے ممتاز علماء کرام اور مشائخ عظام نے شرکت کی۔ اس تاریخ ساز اجتماع میں قومی خود مختاری اور ملکی سالمیت کو درپیش مبینہ خطرات وخدشات کا جائزہ لے کر ان خطرات سے نکلنے اور مسائل کے حل کے لئے مناسب تجاویز پیش کی گئیں جبکہ ایک مشترکہ اعلامیہ بھی تیار کیا گیا جو درج ذیل ہے: (ادارہ)

ملک بھر کے علماء کا یہ اجتماع عام مسلمانوں کے اس احساس میں برابر کا شریک ہے کہ ہمارا ملک جن گوناگوں مسائل سے دوچار ہے اور اپنی تاریخ کے نازک ترین دور سے گزر رہا ہے، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ نفاذ اسلام کے جس عظیم مقصد کے لئے یہ مملکت خداداد حاصل کی گئی اس کی طرف سے مجرمانہ غفلت برتی گئی ہے اور عملاً اسلامی نظام زندگی اور اسلامی نظام عدل کی طرف پیش قدمی کی بجائے ہم اس منزل سے دور ہوتے چلے گئے ہیں۔ اسی کا نتیجہ یہ ہے کہ ملک بھر کے عوام ہمہ جہتی مسائل کی چکی میں پس رہے ہیں۔ ملک بھر میں کسی کی جان ومال کا کوئی تحفظ نہیں ہے، قتل وغارت گری اور دہشت گردی سے ہر شخص سہما ہوا ہے اور مجرم دندناتے پھرتے ہیں۔ سرکاری محکموں میں رشوت ستانی اور بدعنوانی کا عفریت ملک کی جڑیں کھوکھلی کر رہا ہے اور عوام کے لئے اپنا جائز حق حاصل کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف بن گیا ہے۔ ناقص منصوبہ بندی کے نتیجے میں مہنگائی اور بجلی کی قلت نے عوام کو عذاب میں مبتلا کیا ہوا ہے جس سے بے روزگاری میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔

دوسری طرف ہمارا ملک کے بہترین وسائل، ان عوامی تکلیفوں کو دور کرنے اور ان کے اسباب کا ازالہ کرنے کی بجائے امریکا کی مسلط کی ہوئی جنگ میں امریکی مفادات کے تحفظ کے لئے خرچ ہو رہے ہیں، جبکہ امریکا کی طرف سے ہماری سرحدوں کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر کے ان پر ڈرون حملوں کا سلسلہ برابر جاری ہے، جن میں ہمارے بے گناہ شہریوں کی بہت بڑی تعداد شہید ہو رہی ہے اور یہ بات واضح ہے کہ امریکا دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر جگہ جگہ بے گناہ مسلمانوں کو ظلم وتشدد کا نشانہ بنا رہا ہے اور خود ہمارے شہریوں کے ساتھ امریکا میں بدترین ذلت آمیز سلوک کیا جاتا ہے اور امریکا مسلسل ہمارے بجائے بھارت کو نوازتے رہنے کی پالیسی پر گامزن ہے۔

اس سب کے باوجود حکومت کی پالیسیوں میں امریکی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے ملکی مفادات کو بے دھڑک

قربان کیا جارہا ہے۔ جب اجتماعی سطح پر مسلمانوں کو اس قسم کے مسائل درپیش ہوں تو اس وقت بطور خاص اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے ان کی نافرمانیوں سے بچا جائے، لیکن ان حالات میں بھی بددینی کو فروغ مل رہا ہے، عریانی و فحاشی پر کوئی روک نہیں، نفاذ شریعت کی پرامن کوششوں کو درخور اعتنا ہی نہیں سمجھا جاتا۔ ان تمام حالات میں ملک کے دردمند مسلمان سخت بے چینی کا شکار ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا دین عطا فرمایا ہے جس میں نہ مایوسی کی کوئی گنجائش ہے اور نہ بے عملی کی، لہٰذا یہ تمام حالات اس بات کے متقاضی ہیں کہ ملک کے ارباب حل وعقد اور عوام ایک دوسرے کو نشانہ ملامت بنانے کی بجائے مل جل کر اپنے طرز عمل میں انقلابی تبدیلیاں لائیں، اسی طرح ملک کی کشتی گرداب سے نکل سکتی ہے۔ اسی لئے علمائے کرام کا یہ اجتماع بلایا گیا تھا کہ وہ اس صورت حال پر غور کر کے قرآن وسنت کی روشنی میں وہ طریقے تجویز کریں جو ملک کو اس صورت حال سے نکالنے کے لئے ضروری ہیں، چنانچہ یہ اجتماع متفقہ طور پر سمجھتا ہے کہ مندرجہ ذیل اقدامات ناگزیر ہیں:

(۱) اس بات پر ہمارا ایمان ہے کہ اسلام ہی نے یہ ملک بنایا تھا اور اسلام ہی اسے بچا سکتا ہے، لہٰذا حکومت کا فرض ہے کہ وہ ملک میں اسلامی تعلیمات اور قوانین کو نافذ کرنے کے لئے مؤثر اقدامات کرے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارا دینی فریضہ بھی ہے اور ملک کے آئین کا اہم ترین تقاضا بھی اور اسی کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے ملک میں انتہا پسندی کی تحریکیں اٹھی ہیں۔ اگر ملک نے اس مقصد وجود کی طرف واضح پیش قدمی کی ہوتی تو ملک اس وقت انتہا پسندی کی گرفت میں نہ ہوتا۔ لہٰذا وقت کا اہم تقاضا ہے کہ پرامن ذرائع سے پوری نیک نیتی کے ساتھ ملک میں نفاذ شریعت کے اقدامات کئے جائیں۔ اس کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل اور فیڈرل شریعت کورٹ کو فعال بنا کر ان کی سفارشات اور فیصلوں کے مطابق اپنے قانونی اور سرکاری نظام میں تبدیلیاں بلا تاخیر لائی جائیں اور ملک سے کرپشن، بے راہ روی اور فحاشی وعریانی ختم کرنے کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں۔

(۲) تمام سیاسی اور دینی جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے دوسرے مقاصد پر نفاذ شریعت کے مطالبے کو اولیت دے کر حکومت پر دباؤ ڈالیں اور اس کے لئے مؤثر مگر پرامن جدوجہد کا اہتمام کریں اور عوام کا فرض ہے کہ جو جماعتیں اور ادارے اس مقصد کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں ان کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔

(۳) اس وقت ملک کا سب سے بڑا مسئلہ دہشت گردی کو قرار دیا جا رہا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دہشت گردی نے ملک کو اجاڑنے میں کوئی کسر چھوڑ نہیں رکھی۔ جگہ جگہ خودکش حملوں اور تخریبی کارروائیوں نے ملک کو بدامنی کی آماجگاہ بنایا ہوا ہے، ان تخریبی کارروائیوں کی تمام محب وطن حلقوں کی طرف سے بار بار مذمت کی گئی ہے اور انہیں سراسر ناجائز قرار دیا گیا ہے، لیکن اس کے باوجود یہ کارروائیاں مستقل جاری ہیں، لہٰذا اس صورت حال کا

ٹھنڈے دل سے جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ آخر ملک بھر کی متفقہ مذمت اور فوجی طاقت کے استعمال کے باوجود یہ کارروائیاں کیوں جاری ہیں اور اس کے بنیادی اسباب کیا ہیں؟

ہماری نظر میں اس صورتحال کا بہت بڑا سبب وہ افغان پالیسی ہے جو جنرل پرویز مشرف نے غلامانہ ذہنیت کے تحت کسی تحفظ کے بغیر شروع کردی تھی اور آج تک اسی پر عمل ہوتا چلا آرہا ہے، لہٰذا ہمارا مطالبہ ہے کہ حکومت امریکا نوازی کی اس پالیسی کو ترک کرکے افغانستان کی جنگ سے اپنے آپ کو بالکل الگ کرے اور امریکی افواج کو مدد پہنچانے کے تمام اقدامات سے دستبردار ہو۔

(۴) یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ حکومت کی غلط پالیسیوں کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم خود اپنے گھر کو آگ لگا بیٹھیں، لہٰذا ہم پورے اعتماد اور دیانت کے ساتھ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ پاکستان کے موجودہ حالات میں نفاذ شریعت اور ملک کو غیر ملکی تسلط سے نجات دلانے کے لئے پرامن جدوجہد ہی بہترین حکمت عملی ہے اور مسلح جدوجہد شرعی اعتبار سے غلط ہونے کے علاوہ مقاصد کے لئے بھی سخت مضر ہے اور اس کا براہ راست فائدہ ہمارے دشمنوں کو پہنچ رہا ہے اور امریکا اسے اس علاقے میں اپنے اثر ورسوخ کو دوام بخشنے کے لئے استعمال کررہا ہے۔ اگر کوئی شخص اخلاص کے ساتھ اسے دین کا تقاضا سمجھتا ہے تو یہ اجتماع اس بات پر اتفاق کرتا ہے کہ ایسے حضرات کو حالات کے تقاضوں اور ضرورتوں سے آگاہ کرکے مثبت کردار کی ادائیگی پر آمادہ کرنے کے لئے ناصحانہ اور خیرخواہانہ روش اختیار کی جائے۔

(۵) حکومت اس بات کا احساس کرے کہ اندرونی شورشوں کا پائیدار حل بالآخر پرامن مذاکرات کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ چنانچہ ملک کی پارلیمنٹ نے اس حوالے سے اپنی متفقہ قرارداد میں ایک طرف سابق حکمرانوں کی خارجہ پالیسی پر نظرثانی کرنے اور ڈرون حملوں اور غیر ملکی مداخلت کے بارے میں قومی خودمختاری کے تحفظ پر زور دیا تھا اور دوسری طرف اندرونی شورش کے لئے مذاکرات ہی کا طریقہ تجویز کیا تھا لیکن پارلیمنٹ کی اس قرارداد کو عملاً بالکل نظرانداز کیا گیا ہے، لہٰذا حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس قرارداد کے مطابق اپنی حکمت عملی کو تبدیل کرکے خانہ جنگی کا خاتمہ کرے۔

(۶) تمام مسلمانوں کو یہ سمجھنا چاہئے کہ مشکلات اور مصائب کا اصل حل اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے ساتھ اس کی رحمتیں حاصل نہیں کی جاسکتیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور ہر طرح کے گناہوں سے توبہ کرکے رشوت ستانی اور ہر طرح کی حرام آمدنی، بے حیائی اور فحاشی، جھوٹ، غیبت اور دنیوی اغراض کے لئے باہمی جھگڑوں سے پرہیز کریں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں، شرعی فرائض کو بجالائیں اور اتباع سنت کا اہتمام کریں۔"

☆☆☆

لاہور اجتماع کی قراردادیں

بروز بدھ 28 ربیع الثانی 1431ھ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام جامعہ اشرفیہ لاہور میں ایک چار روزہ اجتماع منعقد ہوا، جس میں ملک بھر سے آئے ہوئے ممتاز علماء کرام اور مشائخ عظام نے شرکت کی۔ اس تاریخ ساز نمائندہ اجتماع میں جو قراردادیں منظور کی گئیں وہ نذر قارئین ہیں۔ (ادارہ)

۱)...... یہ اجتماع موجودہ ملکی اور علاقائی سنگین صورتحال کو ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' میں نفاذ اسلام سے مسلسل روگردانی اور ایک اسلامی معاشرہ کی تشکیل کے تقاضوں کو نظرانداز کرنے کا منطقی نتیجہ قرار دیتا ہے اور دوٹوک رائے کا اظہار کرتا ہے کہ قومی خودمختاری کے تحفظ اور نفاذ اسلام کے بغیر ملک وقوم کو موجودہ دلدل سے نکالنا ممکن نہیں ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ دستور پاکستان کی اسلامی دفعات اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق نفاذ اسلامی کی طرف عملی پیش رفت کا اہتمام کیا جائے۔

۲)...... یہ اجتماع قومی خودمختاری اور ملکی سالمیت کو درپیش مبینہ خطرات وخدشات کے حوالے سے شدید تشویش واضطراب کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عوامی جذبات اور قومی مفادات کی پاسداری کرتے ہوئے اپنی داخلی اور خارجی پالیسیوں پر فوری نظرثانی کرے اور پارلیمنٹ کی متفقہ قرارداد اور پارلیمانی کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کر کے قومی پالیسیوں کا قبلہ درست کرنے کو یقینی بنائے۔

۳)...... یہ اجتماع امریکہ میں پاکستانی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے ساتھ ناروا سلوک اور سفاکانہ وغیر منصفانہ رویے کی شدید مذمت کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی اور دیگر سینکڑوں گمشدہ یا امریکہ کے حوالے کئے جانے والے مظلوم پاکستانیوں کی بازیابی اور رہائی کے لئے اپنی دستوری اور قومی ذمہ داریوں کو پورا کرے۔

۴)...... یہ اجتماع سوئٹزرلینڈ میں مساجد کے میناروں پر پابندی، بعض یورپی ممالک میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخانہ خاکوں کی مسلسل اشاعت، فرانس میں حجاب شرعی کے خلاف مہم اور اس قسم کے دیگر معاملات کو اسلام کے خلاف مغربی ثقافت کے علمبرداروں کے معاندانہ رویے کا آئینہ دار سمجھتا ہے اور دنیا بھر کی مسلم حکومتوں اور اسلامی سربراہ کانفرنس کی تنظیم (او۔آئی۔سی) سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات واحکام کے خلاف مغربی ثقافتی یلغار کے

سد باب کے لئے مشترکہ پالیسی وضع کریں۔

۵)...... یہ اجتماع دینی مدارس کے خلاف مختلف ایجنسیوں اور حکومتی اداروں کی روز افزوں اور مسلسل کارروائیوں پر شدید احتجاج کرتا ہے اور آپریشن سے متاثرہ علاقوں میں سینکڑوں مساجد و مدارس کے انہدام کو شرمناک قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دینی مدارس پر چھاپوں اور ان کے اساتذہ وطلبہ کے خلاف کارروائیوں کا سلسلہ فوری بند کر کے منہدم شدہ اور متاثرہ مدارس و مساجد کی فوری بحالی کا اہتمام کیا جائے اور بند مدارس کو کھول کر ان میں طلبہ کی رہائش وتعلیم کا نظام بحال کیا جائے۔

۶)...... یہ اجتماع ملک میں روز افزوں مہنگائی اور لوڈشیڈنگ کے عذاب کو غریب عوام سے زندگی چھین لینے کے مترادف تصور کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ سرمایہ دارانہ، جاگیردارانہ نظام کے تسلسل اور غلط حکومتی پالیسیوں کے باعث اس عذاب میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور عام شہریوں پر زندگی کا دائرہ تنگ ہوتا جا رہا ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عوام کو مہنگائی اور لوڈشیڈنگ کے اس عذاب سے نجات دلانے کے لئے اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی کے ساتھ ساتھ ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کا بھی اہتمام کرے۔

۷)...... یہ اجتماع ملک میں مغرب کی بے حیاء ثقافت کے فروغ کے لئے این جی اوز اور میڈیا کی آزادانہ روش، حکومتی اداروں کی طرف سے اس کی حوصلہ افزائی اور قومی وسائل کے بے دریغ استعمال کو افسوس ناک قرار دیتا ہے اور اسے پاکستان کے اسلامی تشخص، قرآن وسنت کی تعلیمات اور عوام کے دینی رجحانات کے منافی سمجھتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس پالیسی پر نظر ثانی کی جائے اور وطن عزیز کی اسلامی ثقافت کے تحفظ کا اہتمام کیا جائے۔

۸)...... یہ اجتماع بارہ ربیع الاول کے روز فیصل آباد، ڈیرہ اسماعیل خان، کراچی اور بعض دیگر شہروں میں رونما ہونے والے افسوس ناک واقعات کو ملک میں فرقہ وارانہ کشمکش کو فروغ دینے کی سازش کا حصہ قرار دیتا ہے اور ان سانحات میں متاثرہ افراد اور خاندانوں کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے واقعات کی مکمل عدالتی تحقیقات کرا کے مجرموں اور ان کے پشت پناہوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

۹)...... یہ اجتماع ملک کے تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں اور کارکنوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ موجودہ سنگین قومی صورت حال میں جبکہ قومی خودمختاری، ملکی سالمیت اور پاکستان کے اسلامی تشخص کو داؤ پر لگا دیا گیا ہے اور فرقہ وارانہ کشیدگی کی فضا پیدا کر کے استعماری قوتیں اپنے مذموم مقاصد کو آگے بڑھانے کا ایجنڈا رکھتی ہیں...... قومی وحدت اور ہم آہنگی وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ اس لئے کسی بھی سطح پر ایسی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے جو فرقہ وارانہ کشمکش کا باعث بن سکتی ہوں بلکہ قومی ہم آہنگی کو بڑھانے کے اقدامات کئے جائیں تاکہ قوم متحد ہو کر موجودہ بحران کا مقابلہ کر سکے۔

۱۰)...... یہ اجتماع پارلیمنٹ میں دستوری ترامیم کے حالیہ بل میں اسلامی دفعات کے تحفظ کی جدوجہد کرنے والے

علماء کرام اور دیگر ارکان پارلیمنٹ کو اس کامیاب جدوجہد پر مبارک باد پیش کرتا ہے اور دستور کی اسلامی دفعات کے تحفظ پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے پارلیمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان اسلامی دفعات پر موثر عمل درآمد کے لئے بھی اقدامات کئے جائیں۔

۱۱)...... یہ اجتماع ملک بھر کے علماء کرام اور دینی جماعتوں وکارکنوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ قومی وحدت کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے باہمی اختلافات کے عمومی اظہار سے حتی الوسع گریز کریں اور مشترکہ قومی و دینی مقاصد کے لئے باہمی تعاون واشتراک کی فضا کو فروغ دیں۔ نیز یہ اجتماع قوم کے تمام طبقات اور حلقوں سے بھی اپیل کرتا ہے کہ وہ قومی وحدت کے بھرپور مظاہرہ کے ساتھ بیرونی مداخلت کا راستہ روکنے کا اہتمام کریں۔

۱۲)...... یہ اجتماع ملک بھر کے علماء کرام کے اس نمائندہ اجتماع کے تسلسل کو قائم رکھنے کے لئے وقتاً فوقتاً اس قسم کے مشترکہ اجتماعات کا انعقاد جاری رکھنے کا اعلان کرتا ہے۔

۱۳)...... یہ اجتماع میڈیا سے اسلامی شعائر اور دینی حلقوں کے خلاف کردار کشی کے مسلسل پروپیگنڈے پر شدید احتجاج کرتا ہے اور خاص طور پر میڈیا چینلز پر ایک لڑکی کو کوڑے مارے جانے کی ویڈیو کے بارے میں اس انکشاف کی بنیاد پر کہ یہ جعلی طور پر فلمائی گئی تھی، حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس کی انکوائری کرا کے اسلامی احکام کو تمسخر کا نشانہ بنانے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے۔

۱۴)...... ایبٹ آباد میں جلسے اور جلوس پر بے تحاشا فائرنگ اور اس کے نتیجے میں متعدد افراد کے قتل کے واقعے پر شدید مذمت کرتا ہے، اور ہزارہ کے مظلوم عوام سے مکمل ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

۱۵)...... یہ اجتماع کراچی میں مولانا سعید احمد جلال پوریؒ، مولانا عبدالغفور ندیمؒ، قاری عبدالحفیظؒ اور ان کے رفقاء، جامعہ صدیقیہ کراچی کے طالب علم محمد سفیرؒ، ڈیرہ اسماعیل خان میں خواجہ محمد زاہدؒ، شیخ ایازؒ، کوئٹہ بلوچستان میں میر مٹھا خان خٹک اور ان کے رفقاء اور دیگر مختلف سانحات میں جام شہادت نوش کرنے والے تمام علماء کرام کے وحشیانہ قتل عام کی شدید مذمت کرتا ہے، اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ علماء کرام اور دیگر شہداء کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہ اجتماع تمام شہداء کے لئے دعائے مغفرت کے ساتھ ان کے جملہ پسماندگان اور عقیدت مندوں کے ساتھ تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

۱۶)...... یہ اجتماع مختلف ایجنسیوں کی طرف سے دینی مدارس کے بے گناہ اساتذہ، طلباء اور کارکنوں کو ہراساں کرنے، اغوا کرنے اور بلاوجہ مقدمات قائم کرنے کی شدید مذمت کرتا ہے اور مقدمات ختم کرنے اور ان کی رہائی کا مطالبہ کرتا ہے۔

☆☆☆